اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے فائدہ اٹھایئے

اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کا مبارک مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق کو مضبوط کرنے اور اللہ کی لاتعداد رحمتوں اور برکتوں کے حصول کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مغفرت پانے اور کئی گنا اجر وثواب کمانے کا ذریعہ ہے ایسا مبارک مہینہ جسے پانے کی خواہش خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی آپ فرمایا کرتے تھے **اللھم بارک لنافی شعبان و بلغنا رمضان**۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اس کی بشارت دیتے۔ **اتا کم رمضان شھر مبارک فرض اللہ عزوجل علیکم صیامہ تفتح فیہ ابواب الجنۃ و تغلق فیہ ابواب الجحیم و تغلق فیہ مردۃ الشیاطین فیہ لیلۃ خیرمن الف شھر من حرم خیرھا فقدحرم**

تمہارے پاس رمضان آچکا جو بابرکت مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس میں سرکش شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہ جائے وہی اصل میں محروم ہے۔

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کی خوشنودی کے حصول کا اس سے بہتر مہینہ کوئی نہیں ہوسکتا۔ یہی وہ ماہ مبارک ہے کہ جس میں اس کی رحمتیں پہلے سے زیادہ برستی ہیں۔

اس دفعہ یہ مبارک مہینہ ایک ایسے وقت پہ طلوع ہوا ہے کہ جب ہم داخلی اور خارجی مسائل سے دوچار ہیں وطن عزیز بے شمار مسائل کا شکار ہے۔ لوگ پریشان حال ہیں پاکستان کے دشمن دن رات سازشوں میں لگے ہوئے ہیں امت مسلمہ خوف کے سائے میں جی رہے ہیں' مسلمان اپنے حکمرانوں کے ہاتھوں دکھی ہیں مظلوم بے بس ہیں اور یہ سب ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہے ہم اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو پامال کرتے ہیں لوگوں پہ ظلم کرتے ہیں اور باری تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوجاتے ہیں

یہ موقعہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیں' اسکی بندگی اطاعت اور فرمانبرداری کے ذریعے اسے خوش کرلیں' گناہوں کی معافی مانگ لیں وہ بڑا بے نیاز ہے وہ بخشنے والا ہے وہ مشکل کشا اور حاجت روا ہے اس مبارک مہینے میں اس کی رحمتیں عام ہیں وہ ہماری ساری مشکلیں حل کردے گا عذاب کو ٹال دے گا۔ دشمنوں کو ناکام ونامراد کردے گا

ہماری حفاظت کرے گا' ظالم کو اس کے انجام تک پہنچائے گا۔

ایسا مبارک مہینہ سال میں ایک مرتبہ آتا ہے ہمیں اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔ اس کا مکمل احترام کرنا ہے اس میں اپنی اصلاح کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہر قربانی دینی ہے صرف بھوک پیاس ہی نہیں بلکہ حلال و حرام' جائز و ناجائز' صحیح و غلط' جھوٹ اور سچ' ظلم وانصاف' میں واضح فرق کرنا ہے اور اسے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اپنے خالق و مالک کو راضی کر کے اس کے مقرب بندے بن سکتے ہیں اور اس کی بے پناہ رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

عربی زبان دین کا حصہ ہے

دنیا میں بولی جانے والی زندہ زبانوں میں عربی زبان سرفہرست ہے اس کی فصاحت و بلاغت کا کوئی ثانی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب کے لئے عربی زبان کا انتخاب کیا فرمایا **انا جعلنه قرانا عربیا لعلکم تعقلون** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مادری زبان بھی عربی تھی۔ اور آپ عربی قوم کی طرف مبعوث ہوئے اللہ تعالیٰ کا بھی نظام ہے۔ **وماارسلنا من نبی الابلسان قومہ**

اس اعتبار سے دین اسلام کے تمام تشریعی احکامات اور نواھی عربی زبان میں نازل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ ارشادات آپ کی سیرت مطہرہ احادیث کا مکمل ذخیرہ عربی زبان میں ہے۔ اب عربی جانے بغیر اسلام کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی۔ اسی لئے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ **تعلموا العربیہ فانما من دینکم** کہ عربی سیکھو کیونکہ یہ دین کا حصہ ہے۔

عربی زبان کی اہمیت اور افادیت پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ یہ ہمارا موضوع نہیں ہے گذشتہ دنوں روزنامہ جنگ کے معروف کالم نگار ارشاد احمد حقانی نے سکولوں میں عربی زبان کو لازمی قرار دینے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور اسے ختم کرنے پر زور دیا ہے حالانکہ طلبہ وطالبات کی اکثریت کو اس پر اعتراض نہیں ہے سکولوں میں عربی تدریس کے لئے بھی اساتذہ اور معلمات میسر ہیں اور طلبہ اور طالبات بہت کم اس مضمون میں فیل ہوتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ یہ مضمون نہ صرف طلبہ کی دلچسپی کا باعث ہے بلکہ اس سے انہیں بہتر نمبر حاصل کرنے کے مواقع بھی ملتے ہیں۔

ہم یہاں یہ بھی عرض کریں گے کہ ہر مضمون صرف اس لئے شامل نصاب نہیں ہوتا ہے کہ اس سے دنیا کمانے کے گر سکھائے جائیں بلکہ بعض مضامین اخلاقی تربیت اور انسان سازی کے لئے ہوتے ہیں' عربی زبان کا بنیادی مقصد طالب علموں کو ان کی دینی اور اسلامی زبان سے مانوس کرنا اور براہ راست اسلام کی معرفت حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرنا ہے ایک وقت تھا کہ لوگ قرآن حکیم کا ترجمہ پڑھنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور ان کی منطق یہ تھی کہ یہ کام ہر کسی کا نہیں ہے صرف علماء یہ کام کریں لیکن حالات وواقعات شاہد ہیں کہ جب سے قرآن حکیم کا ترجمہ پڑھنے اور فہم القرآن کورس کا آغاز ہوا ہے لوگوں کی اکثریت اس میں دلچسپی لیتی ہے اور براہ راست قرآن حکیم کو سمجھ کر ان کی آنکھیں کھل گئی انہیں توحید' رسالت کا مقام و مرتبہ احکامات اور نواھی کا علم ہوا۔ اور حقیقی اسلام کی معرفت سے بہتر